280

سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

2024

التبیان
Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

بعنوان

اسلامی ملک کے دفاع اور حفاظت کی فضیلت



16 اگست 2024ء

10 صفر 1446ھ

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجاوی حفظہ اللہ تعالیٰ

زیر اہتمام

التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

0308-6222418 0311-1701903

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسلامی ملک کے دفاع اور حفاظت کی فضیلت

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم :يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (آل عمران : 200)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور مقابلے میں جمے رہو اور مورچوں میں ڈٹے رہو اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

سامعین محترم!

وطن عزیز پاکستان میں آزادی، خوشحالی اور ترقی جو آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ ہمارے اجداد کی قربانیوں کا صلہ ہے۔ یہ ملک ہم نے لاکھوں قربانیوں کے نتیجے میں حاصل کیا، سچ یہ ہے کہ اس کی حفاظت اور دفاع میں ہزاروں لوگوں کا خون شامل ہے۔ جنھوں نے اپنے خون سے اس ملک کی حفاظت کی اور کر رہے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ یہ لوگ اللہ کے ہاں بہت بڑے مقام و مرتبے کے حامل ہیں۔

آج کے خطبہ جمعہ میں انہیں خوش نصیب لوگوں کا تذکرہ کیا جائے گا۔

اسلامی سرحدوں کا پہرہ دینے کی فضیلت

اپنا دفاع مضبوط کرنے کا حکم الٰہی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا (النساء: 71)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے بچاؤ کا سامان پکڑو، پھر دستوں کی صورت میں نکلو، یا اکٹھے ہو کر نکلو۔

نبی کریم ﷺ جب کہیں پڑاؤ کرتے تو پہرہ لگاتے:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ ذات الرقاع کے لیے نکلے تو کسی مسلمان نے مشرکین میں سے کسی کی بیوی کو قتل کر دیا، تو اس مشرک نے قسم کھائی کہ میں اصحاب محمد میں خون بہا کر رہوں گا۔ چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کے قدموں کے نشانات کی پیروی کرنے لگا۔ ادھر نبی کریم ﷺ نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا اور فرمایا "کون ہمارا پہرہ دے گا؟" تو اس کام کے لیے ایک مہاجر اور ایک انصاری اٹھے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا "تم دونوں اس گھاٹی کے دہانے پر کھڑے رہو۔" جب وہ دونوں اس کے دہانے کی طرف نکلے (تو انہوں نے طے کیا کہ باری باری پہرہ دیں گے) چنانچہ مہاجر لیٹ گیا اور انصاری کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا (اور پہرہ بھی دیتا رہا۔) ادھر سے وہ مشرک بھی آ گیا۔ جب اس نے ان کا سراپا دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ اس قوم کا پہریدار ہے چنانچہ اس نے ایک تیر مارا اور اس کے اندر تول دیا۔ اس (انصاری) نے وہ تیر (اپنے جسم سے) نکال دیا (اور نماز میں مشغول رہا) حتیٰ کہ اس نے تین تیر مارے۔ پھر اس نے رکوع اور سجدہ کیا۔ ادھر اس کا (مہاجر) ساتھی بھی جاگ گیا۔ اس (مشرک) کو جب محسوس ہوا کہ ان لوگوں نے اس کو جان لیا ہے، تو بھاگ نکلا۔ مہاجر نے جب انصاری کو دیکھا کہ وہ لہولہان ہو رہا ہے تو اس نے کہا:

سُبْحَانَ اللَّهِ أَلَا أَنْبَهْتَنِي أَوَّلَ مَا رَمَى، قَالَ: كُنْتَ فِي سُورَةٍ أَقْرَؤُهَا فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا

سبحان اللہ! تم نے مجھے پہلے تیر ہی پر کیوں نہ جگا دیا؟ اس نے جواب دیا "میں ایک سورت پڑھ رہا تھا، میرا دل نہ چاہا کہ اسے ادھوری چھوڑوں۔

(سنن ابی داؤد: 198، قال الالبانی: حسن)

نبی کریم ﷺ اسلامی ریاست کے پہرے دار:

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ : لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا ، ثُمَّ قَالَ : وَجَدْنَاهُ بَحْرًا ، أَوْ قَالَ إِنَّهُ لَبَحْرٌ

نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ پر (ایک آواز سن کر) بڑا خوف چھا گیا تھا، سب لوگ اس آواز کی طرف بڑھے لیکن نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سب سے آگے تھے اور آپ ﷺ نے ہی واقعہ کی تحقیق کی۔آپ ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار تھے جس کی پشت ننگی تھی۔آپ ﷺ کی گردن سے تلوار لٹک رہی تھی اور آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ ڈرومت۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے تو گھوڑے کو سمندر کی طرح تیز پایا ہے یا یہ فرمایا کہ گھوڑا جیسے سمندر ہے۔

(صحیح البخاری2908)

اسلامی سرحدوں پر ایک دن کا پہرہ دنیاومافیہا سے بہتر ہے:

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

»رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا العَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوِ الغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا«

اللہ کے راستے میں دشمن سے ملی ہوئی سرحد پر ایک دن کا پہرہ دنیا ومافیہا سے بڑھ کر ہے اور جو شخص اللہ کے راستے میں شام کو چلے یا صبح کو تو وہ دنیا ومافیھا سے بہتر ہے۔

(صحیح البخاری2892)

ایک دن کا پہرہ ایک مہینے کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے:

سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

»رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ، وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَأَمِنَ الْفَتَّانَ«

"ایک دن اور ایک رات سرحد پر پہرہ دینا،ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر (پہرہ دینے والا) فوت ہوگیا تو اس کا وہ عمل جو وہ کررہا تھا،(آئندہ بھی) جاری رہے گا،اس کے لیے اس کا رزق جاری کیا جائے گا اور وہ (قبر میں سوالات کرکے) امتحان لینے والے سے محفوظ رہے گا۔"

(صحیح مسلم:4938)

ایک دن کا پہرہ ایک ہزار دن سے بہتر ہے:

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنْ الْمَنَازِلِ

''اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن سرحد پر تیار ہوکر بیٹھنا (نیکی کے) دوسرے مقامات میں ہزار دن بیٹھنے سے افضل ہے۔

(سنن النسائی:3171حسن)

حجراسود کے پاس قیام اللیل سے بھی بہتر عمل:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک دفعہ کسی پہرے پر موجود تھے کہ لوگ گھبرائے اور ساحل کی طرف چلے گئے پھر لوگوں کو خبر دی گئی کہ خطرے کی کوئی بات نہیں ہے تو لوگ واپس تشریف لائے جبکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر کھڑے رہے ان کے پاس سے ایک شخص گزرا اس نے پوچھا اے ابو ہریرہ آپ کو کس چیز نے یہاں کھڑے رکھا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ہے آپ فرماتے تھے:

موقف ساعة في سبيل الله خير من قيام ليلة القدر عند الحجر الأسود

اللہ کی راہ میں (پہرہ دینے کے لیے) ایک گھڑی کھڑا ہونا حجراسود کے پاس رات بھر قیام کرنے سے بہتر ہے۔

سلسلة الاحاديث الصحيحة:1068

پہرے دار کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ، قَالَ: «لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ»، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلاَحٍ، فَقَالَ: «مَنْ هَذَا؟»، فَقَالَ: أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ، وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک رات) بیداری میں گزاری، مدینہ پہنچنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ،کاش! میرے اصحاب میں سے کوئی نیک مرد ایسا ہوتا جو رات بھر ہمارا پہرہ دیتا! ابھی یہی باتیں ہورہی تھیں کہ ہم نے ہتھیار کی جھنکار سنی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کون صاحب ہیں ؟ (آنے والے نے) کہا میں ہوں سعد بن ابی وقاص، آپ کا پہرہ دینے کے لیے حاضر ہوا ہوں ۔پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے۔ان کے لیے دعاء فرمائی اور آپ سو گئے۔

(صحیح البخاری:2885)

گمنام پہرے دار کا اللہ کے ہاں مقام ومرتبہ :

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَشْعَثَ رَأْسُهُ، مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ، إِنْ كَانَ فِي الحِرَاسَةِ، كَانَ فِي الحِرَاسَةِ، وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ، إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ

مبارک وہ بندہ جو اللہ کے راستے میں (غزوہ کے موقع پر) اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے، اس کے سر کے بال پراگندہ ہیں اور اس کے قدم گرد وغبار سے اٹے ہوئے ہیں، اگر اسے چوکی پہرے پر لگا دیا جائے تو وہ اپنے اس کام میں پوری تندہی سے لگا رہے اور اگر لشکر کے پیچھے (دیکھ بھال کے لیے) لگا دیا جائے تو اس میں بھی پوری تندہی اور فرض شناسی سے لگا رہے (اگرچہ زندگی میں غربت کی وجہ سے اس کی کوئی اہمیت بھی نہ ہو کہ) اگر وہ کسی سے ملاقات کی اجازت چاہے تو اسے اجازت بھی نہ ملے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش بھی قبول نہ کیجائے ۔

(صحيح البخاري:2887)

مرنے کے بعد بھی جاری رہنے اور قبر سے محفوظ رکھنے والا عمل :

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

ہر میت کے عمل کا سلسلہ بند کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں سرحد کی پاسبانی کرتے ہوئے مرے، تو اس کا عمل قیامت کے دن تک بڑھایا جاتا رہے گا اور وہ قبر کے فتنہ سے مامون رہے گا۔

(سنن الترمذي:1621صحيح)

اپنے مال، اھل، دین اور خون کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہونے والا شہید ہے

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے۔

(صحیح البخاری:2480)

اسی طرح سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ»

”جو شخص اپنے مال کو (لٹیروں سے) بچاتے ہوئے مارا جائے، وہ شہید ہے۔ اور جو شخص اپنے گھر والوں کا دفاع کرتے ہوئے مارا جائے، وہ شہید ہے۔ اور جو شخص اپنے دین کی خاطر مارا جائے، وہ بھی شہید ہے۔ اور جو شخص اپنی جان بچاتے ہوئے مارا جائے، وہ بھی شہید ہے۔“

(سنن النسائی:4100صحیح)

دو آنکھیں جہنم سے آزاد کر دی گئی ہیں:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی: ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے تر ہوئی ہو اور ایک وہ آنکھ جس نے راہِ جہاد میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری ہو۔

(سنن الترمذی:1639صحیح)

اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہونے والے کے لیے جنت ہے:

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ مَظْلُومًا فَلَهُ الْجَنَّةُ»

”جو اپنے مال کی حفاظت میں مظلوم مارا جائے، اس کے لیے جنت ہے۔“

(سنن النسائی:4091صحیح)

اسلامی سرحدوں کا پہرے دار روز قیامت بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَجْرَى عَلَيْهِ أَجْرَ عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ

وَأَجْرَى عَلَيْهِ رِزْقَهُ وَأَمِنَ مِنْ الْفَتَّانِ وَبَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا مِنْ الْفَزَعِ

جو شخص اللہ کی راہ میں محاذ جنگ پر جہاد کے لیے تیار ہونے کی حالت میں فوت ہوا تو وہ جو نیک عمل کرتا تھا اللہ اس کے لیے اس عمل کا ثواب جاری فرما دیتا ہے۔ اور اس کا رزق جاری فر دیتا ہے اسے آزمانے والوں (منکر نکیر) کا خوف نہیں ہوتا۔ اور اللہ اسے قیامت کے دن خوف سے محفوظ اٹھائے گا۔

(سنن ابن ماجہ:2767صحیح)

ایک رات کے پہرے کے بدلے میں جنت:

سیدنا سہل بن حنظلیہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ:

(ہم) لوگ غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے اور بہت لمبی مسافت طے کی حتیٰ کہ پچھلا پہر ہو گیا۔ سو میں نماز کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر تھا کہ ایک گھوڑ سوار آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے آگے آگے چلتا رہا حتیٰ کہ فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھ گیا تو دیکھا کہ قبیلہ ہوازن کے سب لوگ اپنی عورتوں، چوپاؤں اور بکریوں سمیت حنین کی طرف جمع ہو رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور کہا: "کل انشاء اللہ یہ سب مسلمانوں کی غنیمت ہو گا۔" پھر فرمایا "آج رات کون ہمارا پہرہ دے گا؟" سیدنا انس بن ابی مرثد غنوی ؓ نے کہا: میں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا "تو سوار ہو جاؤ۔" چنانچہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے اس سے فرمایا "اس گھاٹی کی طرف چلے جاؤ حتیٰ کہ اس کے اوپر چڑھ جاؤ اور ایسا نہ ہو کہ رات میں ہم تمہاری طرف سے دھوکہ کھا جائیں۔" جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اپنے مصلے پر تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دریافت فرمایا "کیا تم نے اپنے سوار کو دیکھا ہے؟" صحابہ نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! ہم نے اس کو نہیں دیکھا ہے۔ پھر نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے لگے اور اس دوران میں آپ گھاٹی کی طرف بھی دیکھتے رہے حتیٰ کہ جب نماز مکمل کر لی اور سلام پھیر لیا تو فرمایا "خوشخبری ہو، تمہارا سوار آ گیا ہے۔" پس ہم بھی درختوں میں سے گھاٹی کی طرف دیکھنے لگے، تو وہ سامنے آ گیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کھڑا ہوا۔ اس نے سلام کیا اور کہا: میں (آپ کے ہاں سے) روانہ ہوا حتیٰ کہ اس گھاٹی کے اوپر چڑھ گیا جہاں اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا، جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں میں دیکھا تو مجھے کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: "کیا تم رات کو (گھوڑے سے) اترے بھی تھے؟" اس نے کہا:

نہیں،صرف نماز پڑھنے یا قضائے حاجت کے لیے ہی اترا ہوں۔پس رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا:

قَدْ أَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا

”تم نے اپنے لیے لازم کرلی (جنت) تم اس کے بعد اور کوئی عمل نہ بھی کرو تو کوئی مؤاخذہ نہیں۔“

(سنن ابی داؤد:2501،قال الالبانی:صحیح)

سرحدوں پر پہرے دینے والے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے:

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

هَلْ تَدْرُوْنَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ ؟

”کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی مخلوق میں سے جنت میں سب سے پہلے کون لوگ جائیں گے؟“

لوگوں نے کہا:

اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ

”اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔“

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ وَيُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَ يَمُوْتُ أَحَدُهُمْ وَ حَاجَتُهُ فِيْ صَدْرِهِ، لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ يَّشَاءُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ إِئْتُوْهُمْ فَحَيُّوْهُمْ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ نَحْنُ سُكَّانُ سَمَائِكَ وَ خَيْرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ، أَفَتَأْمُرُنَا أَنْ نَّأْتِيَ هٰؤُلَاءِ فَنُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ إِنَّهُمْ كَانُوْا عِبَادًا يَعْبُدُوْنِيْ، لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا، وَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ وَ يُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَ يَمُوْتُ أَحَدُهُمْ وَ حَاجَتُهُ فِيْ صَدْرِهِ، لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً، قَالَ فَتَأْتِيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَيَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ : «سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ

”اللہ کی مخلوق میں سے جنت میں سب سے پہلے فقراء اور مہاجرین داخل ہوں گے،جن کے ذریعے سے سرحدیں محفوظ کی جاتی تھیں اور ناپسندیدہ حالات سے بچا جاتا تھا اور ان میں سے کوئی فوت ہوتا تو اس کی دلی خواہش اس کے سینے ہی میں باقی ہوتی تھی، وہ اسے پورا نہیں کرسکتا تھا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جنھیں چاہے گا حکم دے گا کہ ان کے پاس جاؤ اور انھیں سلام

کرو۔فرشتے کہیں گے:''ہم تیرے آسمان کے رہنے والے اور تیری مخلوق میں سے تیرے چنے ہوئے ہیں،کیا تو ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم ان کے پاس جائیں اور انھیں سلام پیش کریں۔''اللہ تعالیٰ فرمائے گا:''یہ میرے بندے تھے،میری بندگی کرتے تھے،میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتے تھے،ان کے ساتھ سرحدیں محفوظ رکھی جاتی تھیں اور ان کے ذریعے سے ناپسندیدہ حالات سے بچا جاتا تھا،ان میں سے کوئی فوت ہوتا تو اس حال میں کہ اس کی دلی خواہش اس کے سینے ہی میں ہوتی،وہ اسے پورا نہیں کرسکتا تھا۔''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''چنانچہ فرشتے اس وقت ان کے پاس آئیں گے اور ہر دروازے سے ان کے پاس داخل ہوں گے (اور کہیں گے):''سلام ہو تم پر اس کے بدلے جو تم نے صبر کیا،سو اچھا ہے اس گھر کا انجام۔''

[مسند أحمد:2/168،ح:٦٥٧٨۔ابن حبان: ٧٤٢١۔قال شعیب الأرنؤوط وإسناده جید]

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

+923086222418

+923111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:

+923111701903

+923036604440

+923086222416